Vol.4 No.2 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

انیس ناگی کی ناولوں میں تکنیک کے تنوعات

VARIATIONS OF TECHNIQUE IN ANIS NAGY'S NOVELS

محمد صادق، اسکالر پی ایچ ڈی اردو، ڈیپارٹمنٹ آف اردو، دی اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور

ڈاکٹر مظہر عباس، اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اردو، دی اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور

Abstract:

The creative journey of Dr. AneesNagi (1939-2010) is so broad that no genre is beyond the prowess of the writer. He has conferred his specific style and colour to each genre of literature. Diverse style and colorful techniques are the qualities of the writer. He has avoided traditional styles and used modern lines in writing novels which make him prominent among the modern fiction writers. This article is an analysis of the techniques used in his novels.

انیس ناگی ایک کثیر الجہت ادبی شخصیت ہیں۔ انہوں نے ناول نگاری، افسانہ نگاری، شاعری، ترجمہ نگاری، صحافت، تنقید غرض ادب سے وابستہ ہر صنف میں نہ صرف طبع آزمائی کی بلکہ اپنی منفرد پہچان کا لوہا منوایا۔ انیس ناگی نے اردو ادب کو فکری اور فنی حوالے سے نئی بلندیوں سے آشنا کیا۔ وہ انحراف اور انکار کی ایک ایسی توانا اور جاندار آواز بن کے سامنے آئے جنہوں نے ادب کو نئے رجانات سے روشناس کروایا اور پھر تمام عمر اپنے نقطۂ نظر پر مستحکم رہے۔ بعض انحراف اور اختلاف محض ادبی نوعیت کے ہوتے ہیں جبکہ بعض تکنیکی حوالے سے اہم ہوتے ہیں۔ انیس ناگی نے بھی پہلے نظم اور پھر ناول میں تبدیلی کی کامیاب کوشش کی۔ اس بارے میں انیس ناگی اپنے اولین ناول "دیوار کے پیچھے" کے پیش لفظ بعنوان "ایک مختصر بات" میں لکھتے ہیں:

"میں اس عظیم تخلیقی سلسلے کی آڑ میں اردو کے "پرانے" اور "نئے" ناول کی تردید کا خواہش مند نہیں ہوں بلکہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اردو میں ناول کی ایک منطقی شکل ہے جس میں واقعات اور کرداروں کی مضحکہ خیز مثلثیں قائم کی جاتی ہیں۔ ایک آغاز، ایک انجام اور کرداروں کے میکانکی ارتقاء کو تصور کیا جاتا ہے۔ ان تمام تصورات کی شکست وریخت ضروری ہے کہ اردو میں نئے ناول کی روایت کا آغاز کیا جاسکے۔"(۱)

انیس ناگی اپنے ناولوں میں عہدِ جدید کے سیاسی و فکری بحران کو وجودی فکر سے ہمکنار کرتے ہیں اور اردو ناول کو سارتر، کافکا، اندرے ژید اور کامیو کی روایت سے جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں اور اسی وجہ سے ان کے ناولوں پر مغربی ادب کے اثرات نمایاں ہیں۔ سارتر ان کا پسندیدہ ادیب تھا جس کے نظریات اور فلسفۂ وجودیت کے وہ بے حد قائل تھے شاید اس لئے کہ وہ تمام افراد کی آزادی کے نعرے بلند کرتا رہا۔ ان کی تخلیقی شخصیت کی مختلف پرتیں ہیں جو دھیرے دھیرے قاری پر منکشف ہوتی ہیں۔

انیس ناگی اپنے ناولوں میں معاشرے کی حقیقی تصاویر دکھاتے نظر آتے ہیں۔ انہوں نے اپنے ناولوں کیلئے مواد زندگی کی حقیقتوں اور سماج کی تلخیوں سے حاصل کیا۔ وہ اپنی زندگی کے تجربات کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ زندگی کی سچائی ان کے ناولوں کا خاصہ بن جاتی ہے۔ انہوں نے پاکستان کے معاشرتی، معاشی، تہذیبی، ثقافتی اور اخلاقی ضوابط کے بحران اور تباہ کاریوں کو اپنا موضوع بنایا۔ ان کے ناولوں میں سماجیات کے نئے دروا ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ انیس ناگی کے ناولوں میں فکر و فلسفہ کا جدید طرز پر اظہار بھی ملتا ہے اور تکنیکی تنوع اور اسالیب کی رنگا رنگی بھی ان کے ہاں آزاد تلازمۂ خیال، شعور کی رَو، خود کلامی، فلیش بیک، پکارسک، خواب اور خواب ہائے بیداری، مسلسل تبصرہ، ہجوم کی گفتگو، کشمکش، موازنہ، مونتاژ، خط، ڈائری، رپورٹ رائٹنگ

، فلم سکرپٹ جیسی تکنیکی و فنی رنگا رنگی کا ثبوت ہیں جو انہیں جدید ناول نگاروں کی صف میں منفرد اور ممتاز حیثیت کا حامل بناتی ہیں۔ ذیل میں ناگی کے ناولوں میں مستعمل تکنیکوں کا چیدہ چیدہ تجزیہ کیا جائے گا۔

شعور کی رو کا نظریہ امریکی نفسیات دان ولیم جیمز نے اپنی معروف تالیف "Principles of Psychology" میں ۱۹۸۰ء میں پیش کیا اور یہ بات واضح کی کہ شعور ساکت نہیں بلکہ ایک ندی کی مانند رواں ذہنی عمل ہے۔ اس کے مطابق کبھی کبھی انسانی ذہن میں کوئی خیال پیدا ہوتا ہے جو کسی دوسرے خیال یا واقعہ سے ذراسی مناسبت کے سہارے آگے بڑھتا ہے اور یہ عمل کسی نقطے پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔ ان خیالات میں کوئی دائمی تسلسل نہیں ہوتا اور یوں ایک ادیب بیک وقت ماضی، حال اور مستقبل میں سفر کرتا دکھائی دیتا ہے۔ انیس ناگی نے بھی اپنے ناولوں میں کرداروں کی باطنی کیفیات کی عکاسی اور بعض ذہنی عوامل کی تصویر کشی کے لئے شعور کی رو سے کام لیا ہے۔

شعور کی رو اور آزاد تلازمۂ خیال کو تخلیقی صورت میں ڈھالنے کیلئے کرداروں سے خود کلامی کروائی جاتی ہے مثلاً ناول "دیوار کے پیچھے" میں پروفیسر جرائم کرنے کے بعد ضمیر کی عدالت میں کھڑا ہے۔ اور یہ بات جان چکا ہے کہ یہ معاشرہ ہی انسانی زندگی میں تباہی و بربادی لاتا ہے۔ وہ خود کلامی کرتے ہوئے اپنے خیالات یوں بیان کرتا ہے۔

"میرے لئے اس میں کوئی کشش نہیں ہے۔ کشش ثقل کے تمام اصول باطل ہیں۔ میرا وزن نہ ہونے کے برابر ہے۔ پھر بھی زمین میرے بوجھ کو ضرورت سے زیادہ محسوس کر رہی ہے۔"(۲)

اسی طرح ناول "میں اور وہ" میں بھی بلاواسطہ داخلی کلام کی مثالیں موجود ہیں۔ ناول میں "میں" کا صیغہ، مرکزی کردار کی براہ راست خود کلامی کیلئے استعمال ہوا ہے۔ واحد متکلم نے شعور کی رو میں فلسفۂ زندگی، انحراف اور انکار کے رویے، اپنا وجودی سفر، حالات کے جبر کا منظر نامہ، غرض زندگی کے رنگارنگ زاویوں کو خود کلامی کی صورتوں میں بیان کیا۔ داخلی خود کلامیوں کے یہ سلسلے ناول سکریپ بک، محاصرہ، قلعہ، ایک لمحہ سوچ کا، ایک گرم موسم کی کہانی، چوہوں کی کہانی، کیمپ اور ۳۱۳ بریگیڈ میں بھی ملتے ہیں۔ ناول سکریپ بک طویل خود کلامی پر مشتمل ہے۔ فرد کی وجودی تنہائی، احساس شکست اور زندگی کی جبریت کا اظہار خود کلامیوں کے طویل سلسلوں میں ہوتا ہے:

"میں مال روڈ پر اپنی پناہ گاہ میں لکھنے پڑھنے کی میز کے سامنے بیٹھا یہی سوچ رہا ہوں کہ کیا زندگی کو دوبارہ شروع کیا جا سکتا ہے؟ کیا ہندوؤں کی رشی منی اور فلسفی اتنے بیوقوف تھے کہ وہ آواگون پر یقین رکھتے تھے؟"(۳)

فلیش بیک تکنیک ماضی کے کسی قصے، واقعے، تصور یا خیال کے حوالے سے یاددہانی کیلئے استعمال کی جاتی ہے اس سے مراد کسی بھی ادب پارے میں حال سے ماضی کی طرف مراجعت کر کے کسی خیال یا واقعے کا ذہن میں لانا ہے۔ یہ جدید تکنیک ادب میں تھیٹر کے زیر اثر آئی۔ ناگی کے ہاں جگہ جگہ فلیش بیک تکنیک کا استعمال ملتا ہے۔

ناول "ایک گرم موسم کی کہانی" کا مکمل منظر نامہ فلیش بیک کی تکنیک میں پیش کیا گیا ہے اور محمد علی صدیقی نے اس ناول میں فلیش بیک کی تکنیک کے استعمال کو ناول کے بیان کردہ واقعات میں دستاویزی کا وسیلہ قرار دیا ہے۔

ناول "ایک لمحہ سوچ کا" کا عنوان ہی فلیش بیک تکنیک کی طرف اشارہ کناں ہے۔ ناول میں تاریخ کا طالب علم رحمان فلیش بیک تکنیک کے ذریعے زمانی زقند لگا کر صدی پیچھے چلا جاتا ہے۔

"یہ کون سے زمانہ ہے؟"

Vol.4 No.2 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

"سٹوپڑ یہ ۱۸۶۸ء گورے سپاہی نے رحمان کی مشکیں کسیں اور گھوڑے کے پیچھے اسے کھینچتا ہوا نیٹو انفینٹری رجمنٹ کے ہیڈ کوارٹر میں لے آیا جو لاہوری دروازے سے باہر ایک کھلے میدان میں واقع تھا۔"(٤)

اسی طرح ناول "ناراض عورتیں" میں ناول کا راوی "میں"، ناول محاصرہ میں مرکزی کردار سلیم کے ذہن میں بار بار اس کے دوست محمود کی لاش کا خیال، ناول کیمپ میں میجر قربان کا خیالوں ہی خیالوں میں افغان مہاجرین کے کیمپ کا زانچی کیمپ کے ساتھ تقابل اور ناول "پتلیاں" کا کردار جمیل کا زندگی کے لایعنی سفر سے تھکاوٹ کے بعد اپنے پرانے مکان میں واپسی، جہاں اسکا بچپن اور جوانی گزری، جیسے واقعات کا ذہن میں آنا، سب کی سب فلیش بیک تکنیک کی مثالیں ہیں۔

روزنامچہ یا رپورتاژ کی تکنیک کیلئے انگریزی لفظ "Report" اور فرانسیسی لفظ Reportage مستعمل ہے۔ ادبی اصطلاح میں اس سے مراد ایسی تحریر ہے جس میں کسی واقعہ، حادثہ، کانفرنس یا میٹنگ کا احوال ادبی اسلوب میں بیان کیا گیا ہو مگر اسلوب کی شرط یہ ہے کہ یہ تخلیقی ہو نہ کہ صوفیانہ۔ رپورتاژ چشم دید ہوتا ہے اسی لئے اس میں حقیقت کا بیان اور واقعیت نگاری کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ انیس ناگی کے ناولوں میں بھی رپورتاژ کی تکنیک کا استعمال جگہ جگہ دیکھنے کو ملتا ہے جیسے ناول "چوہوں کی کہانی" میں اس تکنیک کو جابجا استعمال کیا گیا ہے خصوصاً ان مقامات پر جہاں اخبار کے نیوز رپورٹر نے شہر میں پھیلنے والی طاعون کی وباء کے حوالے سے خبریں اور سرخیاں شائع کروائی ہیں:

"طاعون کے خونی پنجے لمبے ہوگئے کلکتہ بھی زد میں آگیا۔ سورت میں لوگوں نے ڈاکٹروں کی املاک پر حملہ کر دیا۔ دولاکھ لوگ شہر چھوڑ کر چلے گئے"۔ (٥)

"طاعون کے خطرے نے عالمی ادارہ صحت کو ہلا کر رکھ دیا، پاکستانی حکام بدستور سو رہے ہیں، یہاں ویکسین بھی دستیاب نہیں ہیں"(٦)

اسی طرح ناول "ایک لمحہ سوچ کا" کے کردار، ولیم ہڈمن کے نائب لیفٹیننٹ میکڈونل کے جنگی روزنامچوں پر مشتمل کتاب، ڈائری کی تکنیک میں لکھی گئی ہے اور ناول "۳۱۳ بریگیڈ" میں بھی فریدون کی صحافیانہ کاروائیوں، بالا کوٹ اور وزیرستان میں گزرے شب و روز کی تمام تفصیل رپورتاژ تکنیک کی طرف اشارہ کناں ہے۔

مونتاژ کی تکنیک بالعموم فلموں میں مستعمل ہے۔ فلم میں مطلوبہ تاثر کے حصول کیلئے ایک خاص ترتیب سے جوڑے جانے والے ٹکڑوں کو مونتاژ (Montage) کہا جاتا ہے۔ کیمبرج ڈکشنری کے مطابق مونتاژ سے مراد:

A piece of work produced by combing smaller parts, or a process of making such a work.

مونتاژ کی تکنیک کا موثر استعمال ناول "سکریپ بک" اور ناول "میں اور وہ" میں ملتا ہے۔ سکریپ بک کا ہیرو بیک وقت ظاہر اور باطن سے بر سرِ پیکار ہوتا ہے جسکی وجہ سے جملوں کی ادائیگی بے ربط اور واقعات بے ہنگم ہو جاتے ہیں اور ان منتشر سلسلوں کو مونتاژ کے ذریعے بہتر اظہار مہیا کیا گیا ہے۔

ہجوم کی گفتگو (Crowd Behavior) ایک ایسی تکنیک ہے جس میں موضوعِ سخن ایک ہی منظر، واقعہ یا مخصوص صورتحال ہوتی ہے لیکن اس جگہ موجود مختلف لوگ اس کے متعلق محوِ گفتگو ہوتے ہیں اور یوں یہ ایک بے ربط اور غیر منظم گفتگو اور تبادلہ خیالات کا فنی اظہار ہوتا ہے۔ ممتاز شیریں، مضمون "ناول اور افسانہ میں تکنیک کا تنوع" میں لکھتی ہیں:

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

"ہجوم کی گفتگو کچھ اور طرح ہوتی ہے۔ غیر منظم، بے ربط سی، کوئی اہم واقع یا منظر ہو تو ہجوم جمع ہو جاتا ہے۔ طرح طرح کے لوگ ہوتے ہیں اور طرح طرح کی باتیں، کہیں سے ایک بات اٹھتی ہے تو دوسری طرف سے اس کی ایک الگ تاویل ہوتی ہے اور آن کی آن میں آگ کی طرح سارے مجمے میں پھیل جاتی ہے"۔(۷)

انیس ناگی کے ناولوں میں صورتحال کی معنویت کو اجاگر کرنے کے لئے ہجوم کی گفتگو کی تکنیک کا استعمال ملتا ہے۔ ناول "ناراض عورتیں" میں اس تکنیک کو عدالت میں موجود ہجوم کے حرکات و سکنات اور رویوں کی منظر کشی کیلئے استعمال کیا گیا ہے جبکہ ناول "دیوار کے پیچھے" میں اسے ہسپتال کے وارڈ کے اندر مریضوں کی چیخ وپکار، آہ وبکاء اور وارڈ میں موجود نرس کے مابین گفت وشنید کے سلسلوں کو قاری پر واضح کرنے کیلئے استعمال کیا گیا ہے۔

پکارسک کی تکنیک انیس ناگی کے کم وبیش تمام ناولوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔ پکارسک کا مطلب ہے غنڈہ، بدمعاش، شہدا وغیرہ۔ اصطلاحاً اس سے مراد وہ ناول ہے جس میں کسی ایسے شخص کے حالات وواقعات یا مہمات کا ذکر ہوتا ہے جو اعلیٰ طبقے سے تعلق نہ رکھتا ہو۔ اس تکنیک نے رومانوی ناولوں کے رد عمل کے طور پر جنم لیا۔ ناول "قلعہ" میں مرکزی کردار "دارا" کی زندگی کے واقعات کا تانا بانا، دارا کی سوانح عمری کی غیر منظم صورتحال ہے۔ یہ دارا کی منتشر، بدمزہ اور بے ہنگم زندگی کی نقیب ہے۔ ایسی ہی صورتحال ناول "پتلیاں" میں بھی موجود ہے فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں بے مقصد آوارگی کی کہانی آگے بڑھتی ہے۔ اسی طرح ناول "دیوار کے پیچھے"، "زوال"، "چوہوں کی کہانی"، "میں اور وہ" اور "سکریپ بک" بظاہر منتشر الذہن شخص کی تحریر کردہ آوارہ گردی کی کہانیاں ہیں مگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ بیسویں صدی کے فرد کی لایعنیت، وجودی کرب اور اضطراب کی داستانیں ہیں جو اپنے ساتھ مکمل مکانی، زمانی، فکری اور نظریاتی عہد لئے چلتی ہیں۔

موازنہ کی تکنیک میں دو یا دو سے زائد اشیاء یا تصورات کا موازنہ کرکے کسی ایک کی فوقیت ثابت کی جاتی ہے۔ انیس ناگی کے ناولوں میں صورتحال، حالات، واقعات، تصورات یا سماجی اقدار کے تقابل کیلئے موازنے کی تکنیک کا مؤثر استعمال ملتا ہے۔ ناول "پتلیاں" میں خواتین کے تعلیمی اداروں کا تقابل پیش کیا گیا ہے جس میں ایک متوسط طبقے اور دوسرا اعلیٰ طبقے کی طالبات کیلئے مختص ہے۔ ناول "سکریپ بک" میں قدیم اور جدید تعلیمی معیارات کا تقابل پیش کیا گیا ہے جبکہ ناول "چوہوں کی کہانی" میں طبقاتی امتیازات کے تقابل کو شہر کے اندر "دو چہروں" کی صورت میں دکھایا گیا ہے۔ اور ناول "زوال" میں ماجد اور میاں جی کے مابین علم اور دولت کے مابین تقابل پیش کرکے دولت اور اقتدار کی اجارہ داری ثابت کی گئی ہے۔

مسلسل تبصرہ (Running Commentary) کی تکنیک میں واحد متکلم یکے بعد دیگرے واقعات بیان کرتا جاتا ہے جو کہ مرکزی کرداروں کی آپ بیتی اور جگ بیتی ہے۔ بقوم ممتاز شیریں: "ایسی کیفیات میں بسا اوقات بولنے والا بھی گم ہو جاتا ہے اور گزراں زندگی مسلط ہو جاتی ہے"۔ (۸)

ناول "میں اور وہ" میں واحد متکلم، الجزائر میں مقیم تیسری دنیا کے باشندوں کے معاشرتی حالات وواقعات، اجتماعی نفسیات اور تہذیبی خدوخال کو مسلسل تبصرہ کی صورت بیان کرتا ہے۔ ناول "ایک گرم موسم کی کہانی" میں جنگی واقعات تسلسل کے ساتھ کرداروں کے عمل اور رد عمل کے ذریعے آگے بڑھتے ہیں اور ناول کسی فلمی منظر نامے کا تاثر دیتا دکھائی دیتا ہے۔ جبکہ ناول "دیوار کے پیچھے" کی ابتداء ہی میں یہ تکنیک استعمال ہوئی ہے جہاں واحد متکلم تبصرہ کناں ہے۔

رات زوال پر ہے، رات ذرہ ذرہ ہو کر افشاں کی طرح روئے زمیں پر بکھرتی جارہی ہے، یہ کس کی سہاگ رات ہے؟ نہیں، یہ فقط جاگتے ذہن کا تماشا ہے!"۔۔۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے کمرے کے ارد گرد نئے اور پرانے مکان چاندنی کی پوشاک پہنے حیرت سے ایک دوسرے کا منہ تک رہے ہیں جیسے کسی کے منتظر ہیں۔ آسمان شفاف، گلیاں خاموش، مکان خاموش، مکین خاموش، خاموشی سے پھوٹتا ہوا اسرار خاموش، سب گونگے بہرے ایک دوسرے کے خاموش شاہد۔ وقت ایک نقطے پر منجمند، چاند کہکشاں کی دہلیز پر رُکا ہوا۔(۹)

منظر یہ تکنیک میں کوئی بھی صورتحال، منظر یا مناظر کی تصویر کشی سے آگے بڑھتی ہے اس میں باضابطہ طور پر کہانی بیان نہیں کی جاتی مگر اس تکنیک کی خاص بات یہ ہے کہ بارہا دہرائی جانے والی کہانیاں بھی اس کے استعمال سے نئی اچھوتی اور پرکشش بن جاتی ہیں۔ انیس ناگی کے ہاں منظر یہ تکنیک کی کُلی اور جُزوی دونوں صورتوں کا استعمال ملتا ہے۔ انیس ناگی کے ناولوں میں بے ہنگم شور، دھوئیں اور گرد آلود سڑک کے مناظر کی عکاسی ان کا پسندیدہ موضوع ہے۔ ناول "کیمپ" مکمل منظر نامہ ہے جس کے پس منظر میں افغانیوں کی زندگی کی داخلی و خارجی پہلوؤں کی عکاسی ملتی ہے ان کی حرکات و سکنات، منصوبوں، ارادوں اور خفیہ سرگرمیوں کی مکمل تفصیل ملتی ہے۔ ناول کے آغاز میں دو منظر نامے سامنے آتے ہیں جس میں ایک میں شہر لوہ (لاہور) اور دوسرا شہر کاف کا تمثیلی نقشہ ہے۔ ایسے ہی متحرک اور جاندار مناظر ناول "زوال"، "ایک گرم موسم کی کہانی"، "چوہوں کی کہانی" اور "سکریپ بک" میں بھی نظر آتے ہیں جو ناول نگار کی زندگی میں بھرپور شرکت کی دلیل ہے۔

خط کی تکنیک، ناول کی ایک دلچسپ تکنیک ہے جس میں بلا کی بے ساختگی، تاثیر اور لطف پایا جاتا ہے۔ جدید ناول نگاروں نے اپنے فن کے اظہار کے وسیلے کے طور پر اس تکنیک کا استعمال کیا ہے۔ انیس ناگی کے ہاں خط کی تکنیک ناول کی فنی جدت طرازی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ناول "۳۱۳ بریگیڈ" میں فریدون اور راوی کے مابین واحد رابطہ، وہ مسودہ ہے جو فریدون نے بمبئی سے ڈاک کے ذریعے بھیجا تھا اور ناول کے راوی نے وصول کیا تھا۔ ناول کے آخر میں فریدون کے بمبئی پہنچنے کے بعد لکھے والے خط کو متن میں پیش کر کے ناول کا اختتامیہ لکھ دیا ہے۔ اسی طرح ناول "دیوار کے پیچھے" کے آغاز میں خط کی شمولیت، ہیرو کے داخلی کرب کا تعارف ہے اور ناول کے مرکزی نقطے کی طرف اشارہ ہے:

"احمد، احمد میں بہت منتشر ہوں، تھکا ہوا، بے مراد منکر ہوں، میرے
اندر خلا ہی خلا ہے، میں حقیقت بنا چاہتا تھا مجھے روک دیا گیا۔ نہ جانے کیوں ابھی تک میرے خلیوں میں زندگی کی رطوبت باقی ہے۔ میں نے اپنا حساب چکا دیا ہے، میرا کوئی مطالبہ نہیں میں زندہ رہنا نہیں چاہتا تھا اس کے باوجود زندگی نے مجھے کہا کہ اسے میری ضرورت ہے کیسا اتفاق ہے نا کہ مجھے اپنی ضرورت نہیں ہے میری موجودگی پر کیوں اسرار کیا جا رہا ہے؟"(۱۰)

انیس ناگی نے روایت کے خلاف بغاوت کا علم بلند کیا، ان کی تخلیقات تجسس، تحیر اور جستجو کو مہمیز لگاتی ہیں۔ اسالیب اور تکنیکوں کی یہ رنگا رنگی موصوف کا خاصہ ہیں۔ انہوں نے ناول کو روایتی پن سے ہٹ کر جدید خطوط پر استوار کرنے کیلئے جس عزم کا ارادہ کیا اس کا اظہار اپنے پہلے ہی ناول (دیوار کے پیچھے) سے کیا۔ انہوں نے ہر صنفِ ادب کو نیا چہرہ دیا، جس شعبے میں بھی قدم جمایا اس کو نئی جہت دی۔ اپنی منفرد، فنکارانہ اور تخلیقی شخصیت کی بدولت ادب میں جدت پیدا کی اور ان کے ناولوں میں اسلوب اور تکنیک کی جدت طرازیاں ہی انہیں جدید فکشن نگاروں میں ممتاز بنا دیتی ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ انیس ناگی، دیوار کے پیچھے، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۸۶ء، ص: ٤

۲۔ انیس ناگی، دیوار کے پیچھے، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۸۶ء، ص: ۲۸٦

۳۔ انیس ناگی، سکریپ بک، لاہور، جمالیات، ۲۰۰۹ء، ص: ٥

٤۔ انیس ناگی ایک لمحہ سوچ کا لاہور حسن پبلی کیشنز ١٩٩٤ء، ص: ٣٦

٥۔ انیس ناگی، مشمولہ "چوہوں کی کہانی کا پس منظر"، انیس ناگی ایک ناول نگار، مرتب: زاہد مسعود، لاہور، حسن پبلی کیشنز، ١٩٩٧ء، ص: ٢٢٧

Vol.4 No.2 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

٦۔ انیس ناگی، مشمولہ "چوہوں کی کہانی کا پس منظر"، انیس ناگی ایک ناول نگار، مرتب: زاہد مسعود، لاہور، حسن پبلی کیشنز، ۱۹۹۷ء، ص: ۲۹۵

٧۔ اردو افسانہ: روائت اور مسائل، مرتب، گوپی چند نارنگ، ص:۵۸،۵۹

٨۔ ممتاز شیریں، ناول اور افسانہ میں تکنیک کا تنوع، مشمولہ اردو افسانہ: روایت اور مسائل، ص: ۵۱

٩۔ انیس ناگی، دیوار کے پیچھے، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۸۶ء، ص:۷

١٠۔ انیس ناگی، دیوار کے پیچھے، (لاہور: فیروز سنز، ۱۹۸۰ء، ص: ۷

١١۔ اصغر ندیم سیّد، محاصرے کا انیس ناگی (تجزیہ)، انیس ناگی ایک وجودی ناول نگار، مرتب: زاہد مسعود، لاہور، حسن پبلی کیشنز، ۱۹۹۷ء، ص: ۱۷۶۔

١٢۔ سلیم اختر داستان اور ناول لا حاصل سنگ میل پبلی کیشنز (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۱ء)

١٣۔ قاضی جاوید، دیوار کے پیچھے (تجزیہ)، انیس ناگی ایک وجودی ناول نگار، مرتب: زاہد مسعود، لاہور، حسن پبلشرز، ۱۹۹۷ء، ص:۸۔

١٤۔ انیس ناگی، میں اور وہ، لاہور، فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ، ۱۹۸۹ء، ص:۳۱۔

١٥۔ انیس ناگی، ایک گرم موسم کی کہانی، لاہور، روہتاس بکس، ۱۹۹۰ء، ص:۵۔

١٦۔ ممتاز شیریں، ناول اور افسانے میں تکنیک کے تنوع، دہلی، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، ۲۰۱۶ء

١٧۔ انیس ناگی، زوال، لاہور، فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ، ۱۹۸۹ء، ص:۴۔

١٨۔ انیس ناگی، مشمولہ "چوہوں کی کہانی کا پس منظر"، انیس ناگی ایک ناول نگار، مرتب: زاہد مسعود، لاہور، حسن پبلی کیشنز، ۱۹۹۷ء

١٩۔ انیس ناگی کیمپ لاہور جمالیات ۱۹۹۸ء

٢٠۔ انیس ناگی دانشور لاہور مئی ۲۰۰٤ء مشمولہ فائزہ انور "۳۱۳ بریگیڈ" ایک غیر معمولی ناول

٢١۔ شاہین مفتی قلعہ تجزیہ انیس ناگی ایک وجودی ناول نگار مرتب زاہد مسعود لاہور حسن پبلی کیشنز ۱۹۹۷

٢٢۔ ممتاز احمد خان آزادی کے بعد اردو ناول ہیئت اسالیب اور رجحانات کراچی انجمن ترقی اردو پاکستان ۱۹٤۷-۲۰۰۷ء (کراچی انجمن اردو پاکستان، ۲۰۰۸ء)

٢٣۔ آل احمد سرور، تنقیدی اشارے (علی گڑھ انڈیا: مسلم ایجوکیشنل پریس ۱۹٤۲ء)

٢٤۔ سلیم اختر، داستان اور ناول (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز ۱۹۹۱ء)

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

۲۵۔ حمیرا اشفاق جدید اردو فکشن عفریت تقاضے اور بدلتے رجحانات لاہور سانجھ پبلیشرز، ۲۰۱۰ء